از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:22مارچ،1995

اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد

بنام

میسرز مکنداس راجہ بھگوان داس ودیگراں کا مشترکہ خاندان۔

[کے رامسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

آندھرا پردیش جاگیر دارڈیٹ سٹلمنٹ ایکٹ،1952 / لمیٹیشن ایکٹ،1963: دفعات 3، 11، 22، 25، 30، 57 / دفعات 14 - قرض میں کمی - کارروائی میں لیا گیا وقت - کیا حد بندی قانون کی دفعہ 14 کے تحت خارج ہو جاتا ہے اور دائر کیا گیا مقدمہ حد بندی کی مدت کے اندر تھا - قرار پایا گیا: ہاں۔

جواب دہندگان نے ڈیمانڈ لون کو منتقل کرنے کے خط کے ساتھ اپیل کنندہ بینک کے حق میں 37,000 روپے کی رقم کے لیے 20.5.1953 پر ایک پرامسری نوٹ پر عمل درآمد کیا تھا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً ڈیمانڈ لون کو منتقل کرنے کے خط کے ساتھ اپیل کنندہ کے حق میں 37,000 روپے کی رقم میں کچھ رقم ادا کی جاتی تھی۔ اس کے بعد بھی کچھ رقوم 3.9.1959 تک ادا کی گئیں۔

مارچ 1960 میں، جواب دہندگان نے قرضوں کو کم کرنے کے لیے آندھرا پردیش جاگیردار ڈیٹ سیٹلمنٹ ایکٹ 1952 کی دفعہ 11 کے تحت درخواست دی۔ ڈیٹ سیٹلمنٹ بورڈ نے اپیل کنندہ بینک کو اکاؤنٹ کا بیان جمع کرانے کے لیے نوٹس جاری کیا اور بینک نے وہی پیش کیا جس میں کہا گیا کہ جواب دہندگان کی طرف سے 9 فیصد سود کے ساتھ 74,062.05 روپے کی رقم واجب الادا ہے۔ تاہم، بورڈ نے مؤقف اختیار کیا کہ مکند داس راجہ بھون داس اینڈ سنز وغیرہ کے مشترکہ خاندان بمقابلہ اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد، (1963) 2 اے ڈبلیو آر 147 میں آندھرا پردیش ہائی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کورٹ کے مکمل عدالت کے فیصلے کے پیش نظر اسکیل ڈاؤن کے دعوے پر غور کرنے کا اس کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

اپیل کنندہ بینک نے جواب دہندگان سے واجب الادا رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمہ اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔ اس لیے بینک کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت۔

قرار پایا گیا کہ: 1. یہ سچ ہے کہ حد بندی قانون کی دفعہ 14 کا فائدہ صرف اس مدعی کو دیا جائے گا جس نے غلط فورم میں مقدمہ دائر کیا ہو اور اس عدالت میں نیک نیتی سے کارروائی کی ہو جس میں بالآخر دائرہ اختیار کی خرابی یا اسی نوعیت کی دوسری وجہ پائی گئی ہو۔ وہ مدت جس کے دوران اس طرح کی کارروائیوں پر مقدمہ چلایا گیا، کمپیوٹنگ کی حد میں خارج کر دیا جائے گا۔ ایکٹ کی اسکیم اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ جاگیردار سے متعلق قرض سے متعلق تمام دعووں پر حکام بشمول ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ بورڈ کے ذریعے غور کیا جائے اور ان پر فیصلہ کیا جائے۔ جب جاگیردار قرض کو کم کرنے کے لیے درخواست دائر کرتا ہے اور قرض دہندگان اپنے دعوے دائر کرتے ہیں، تو مؤخر الذکر کا موقف، یعنی قرض دہندگان، مدعی کا ہوتا ہے، کیونکہ ان کے دعوے پر غور کیا جائے گا اور رقم کی ادائیگی کے لیے مناسب احکامات، اگرچہ ضروری نہیں کہ جاگیردار کی طرف سے واجب الادا پوری رقم ادا کی جائے۔ لیکن اس سے ان کی حیثیت میں تبدیلی نہیں آتی ہے اور حد بندی قانون کی دفعہ 14 کے مقصد کے لیے، وہ، اس بات کے باوجود کہ جاگیردار کی طرف سے کی گئی درخواست پر قانون کے تحت کارروائی شروع کی گئی تھی، ایک دیوانی مقدمہ میں مدعی کی ہو گی۔

2. جب جاگیردار نے خود آندھرا پردیش جاگیردار ڈیٹ سٹلمنٹ ایکٹ 1952 کی دفعہ 22 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 30 کے تحت درخواست کے ساتھ دفعہ 11 کے تحت درخواست دی جب تک کہ کارروائی کا تعین نہ ہو تب تک قرض دہندہ کو ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت مقدمہ دائر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ضروری مضمر یہ ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت دیوانی عدالت کا دائرہ اختیار خارج ہے۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ 1962 میں مقدمہ دائر کر سکتا تھا حالانکہ جواب دہندگان نے اسے جزوی طور پر ادا کیا تھا۔ چونکہ 25 اکتوبر 1967 کو بورڈ نے درخواست کو برقرار رکھنے کے قابل نہیں ٹھہرایا تھا، اس لیے جب 10 فروری 1970 کو مقدمہ دائر کیا گیا تو یہ واضح طور پر حد کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اندر تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست نہیں تھی کہ بورڈ کی طرف سے یہ نتیجہ درج کیا جانا چاہیے کہ مدعا علیہ دفعہ 57 کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے مقروض نہیں ہے۔ یہ نظریہ جواب دہندگان کی مدد نہیں کرتا ہے۔ ایکٹ کی اسکیم کی روشنی میں، ایکٹ کے تحت کارروائی میں لگنے والا وقت، حد بندی ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت خارج ہو جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 772، سال 1979۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے C.C.C.A نمبر 82، سال 1974 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ان کے ساتھ سی سیترامیا، اے رنگانادھن اور اے وی رنگم۔

جواب دہندگان کے لیے ایس مارکنڈیا، اجے سنگھ، ایچ پی شرما اور مس سی مارکنڈیا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے جو C.C.C.A. نمبر 74/82 مورخہ 3 نومبر 1977 میں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ بینک نے 10 فروری 1970 کو سٹی سول کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تاکہ مدعا علیہان سے 35,000 روپے کی رقم وصول کی جا سکے۔ نظام اسٹیٹ ریلوے کے 133 حصص کی سیکیورٹی کے خلاف، جن کی فیس ویلیو 250 روپے ہے، 5 فیصد سود پر۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا کہ مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ اس طرح مقدمہ خارج ہو گیا۔ لہذا سوال یہ ہے کہ کیا مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے۔ مختصر طور پر، حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندگان نے ڈیمانڈ لون کو منتقل کرنے کے خط کے ساتھ اپیل کنندہ کے حق میں 37,000 روپے کی رقم کے لیے 20 مئی 1953 کو ایک پرامسری نوٹ، نمائش A-2 پر عمل درآمد کیا تھا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً 3 ستمبر 1953 تک درخواست گزار کے حق میں 37000 روپے کی رقم کے ساتھ ڈیمانڈ لون منتقل کرنے کے خط کے ساتھ کچھ رقم ادا کی جاتی تھی۔ اس کے بعد نمائش A-7 کے تحت 3 ستمبر 1959 تک وقتاً فوقتاً کچھ رقم ادا کی جاتی تھی۔ آندھرا پردیش جاگیردار ڈیٹ سٹلمنٹ ایکٹ، 1952 برائے مختصر سے ایکٹ مقرر کردہ طریقہ کار جاگیرداروں یا قرض دہندگان کی طرف سے دائر قرض کی ذمہ داری کو کم کرنے کے لیے درخواستیں دینے کے لیے اور اس سلسلے میں طریقہ کار اس کے تحت تجویز کیا گیا ہے۔ جواب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دہندگان نے مارچ 1960 میں قانون کی دفعہ 11 کے تحت قرضوں کو کم کرنے کے لیے درخواست دی۔ بورڈ نے اپیل کنندہ کو اکاؤنٹ کا بیان جمع کرانے کے لیے نوٹس جاری کیا۔ بالآخر بینک نے 15 ستمبر 1967 کو اکاؤنٹ جمع کرایا، نمائش A-12 میں بتایا گیا کہ جواب دہندگان پر یکم جولائی 1967 سے 9 فیصد سود کے ساتھ 74,062.05 روپے واجب الادا تھے۔ بورڈ نے 25 اکتوبر، 1967 کے حکم کے ذریعہ کہا کہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی فل بنچ کے مکند داس راجا بھون داس اینڈ سنز وغیرہ کے مشترکہ خاندان بمقابلہ اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد کے فیصلے کے پیش نظر اس کے پاس ٹیکس میں کمی کے دعوے پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ لہٰذا یہ مقدمہ 10 فروری 1970 کو دائر کیا گیا۔

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ 4 اکتوبر 1967 کی نمائش A-13 کو حد بندی ایکٹ 21/63 کی دفعہ 19 کے تحت حد کو بچانے کے لیے اعتراف کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح، ایکٹ کی دفعہ 57 کا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ ڈیٹ سٹلمنٹ بورڈ نے کوئی نتیجہ درج نہیں کیا تھا کہ مدعا علیہ مقروض ہے اور اس لیے 1953 میں شروع ہونے والی حد کا چلنا، اس کا پورا کورس ختم ہو گیا تھا، اس لیے مقدمہ حد سے روک دیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ کی طرف سے مقدمے کی منسوخی کو درست قرار دیا گیا۔

تسلیم شدہ کہ، جواب دہندگان نے دفعہ 11 اور 19 جنوری 1962 کو دفعہ 30 کے تحت دفعہ 22 کے ساتھ اس بنیاد پر درخواست دی کہ قرض اس حقیقت کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں کہ اپیل کنندہ نے دفعہ 11 کے تحت درخواست نہیں دی تھی۔ بورڈ نے 5 اگست 1964 کے اپنے حکم نامے میں کہا کہ:

"جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے کہ 21.6.60 پر وقت کے اندر دائر کردہ بیان ایکٹ کے دفعہ 30(3) کی توضیعات کی کافی تعمیل ہے۔ اس لیے مجھے معلوم ہوا کہ بینک کا واجب الادا قرض جس کے لیے نظام کے سرکاری حصص محفوظ کیے گئے ہیں ختم نہیں ہوا ہے۔"

27 اکتوبر 1967 کے حکم کے مطابق، نمائش A-11، بورڈ نے کیس نمبر A/25، سال 1960 کو اس نتیجے کے ساتھ بند کر دیا کہ:

"اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد بنام مکنداس راجہ بھگوان داس کے مکمل بنچ کے فیصلے کے پیش نظر، جس کی رپورٹ [1963] 2 اے ڈبلیو آر 147 (ایف بی) میں دی گئی تھی، یہ معاملہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

30.6.1953 پر یا اس سے پہلے اس بورڈ کو نہیں بھیجا گیا تھا، اس عدالت کو اس معاملے پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ لہذا آئٹم نمبر 1 کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیے متعلقہ فریق کو واپس کر دیا جائے گا۔"

اس طرح یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ڈیٹ سٹلمنٹ بورڈ کے سامنے کارروائی اس نتیجے کے ساتھ ختم ہو گئی کہ بورڈ کو اس معاملے پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ حقائق کے پیش نظر، سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کے ذریعے دائر کیے گئے مقدمے کو حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا ہے۔ لیمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 35 کے تحت بل آف ایکسچینج یا پرامسری نوٹ پر جو مطالبہ پر قابل ادائیگی ہے اور اس کے ساتھ کوئی تحریری، مقدمہ کرنے کے حق کو روکنا یا ملتوی کرنا نہیں ہے، حد کی مدت بل یا نوٹ کی تاریخ سے تین سال ہے۔ 15.9.58 کی نمائش A-5 میں، جواب دہندگان نے جزوی ادائیگی کی اور ذمہ داری کو تسلیم کیا اور نمائش A-6 میں انہوں نے 1959 میں مساوی طور پر 3.9.59 کی نمائش A-7 میں جزوی ادائیگی کی، انہوں نے 12,500 روپے کی جزوی ادائیگی کر کے ذمہ داری کو تسلیم کیا۔ اس طرح تین سال کی مزید مدت کی حد بندی محدود قانون کی دفعہ 18 کے تحت اپیل کنندہ کو حصص پر چارج کے ساتھ وعدے کے نوٹ کے تحت جواب دہندگان کو دی گئی رقم کے سلسلے میں ذمہ داری کے تحریری اعتراف کے طور پر یقینی بنائے گی۔ لہذا سوال یہ ہے کہ کیا 2 ستمبر 1962 کی میعاد ختم ہونے کے بعد مقدمے کو حد سے روک دیا گیا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ مارچ 1960 میں جواب دہندگان نے قرضوں کو کم کرنے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت درخواست دی تھی۔ اسی طرح، دفعہ 22 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 30 کے تحت ایک درخواست اس اعلان کے لیے دائر کی گئی تھی کہ قرض ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ دفعہ 11 کے تحت کی گئی درخواست پر، بورڈ نے پایا کہ قرض ختم نہیں ہوا تھا۔ اس طرح، ادائیگی کی ذمہ داری مارچ 1960 تک برقرار تھی۔ ایکٹ کی متعلقہ توضیحات کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایکٹ جاگیرداروں کے ذریعے کیے گئے قرضوں کے تصفیے کے لیے ایک مکمل مشینری فراہم کرتا ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(f) کے تحت بیان کیا گیا ہے اور جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(e) کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ بورڈ کو ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت تشکیل دیا گیا تھا جس میں سٹی سول کورٹ کے ایڈیشنل جج ایکٹ کے مقصد کے لیے بورڈ تھے۔ بورڈ کو قرضوں کی ذمہ داری کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور مناسب صورت میں وہ قرضوں کو کم کرے گا۔ باب III قرضوں کے سٹلمنٹ کے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ قرضوں کے سٹلمنٹ کے لیے درخواست یا تو جاگیردار کے ذریعے یا قرض دہندگان کے ذریعے مطلع شدہ تاریخ سے پہلے دائر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرنا ضروری ہے کیونکہ حکومت جاگیر دار کے واجب الادا قرضوں کے سٹلمنٹ کے لیے سرکاری گزٹ میں مطلع کر سکتی ہے۔ دفعہ 22 میں کہا گیا ہے کہ جاگیر دار کی طرف سے بورڈ کے حکم کے بغیر قرض دہندہ کے ساتھ کی گئی کسی بھی تصفیے یا ترتیب کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ اسی طرح قرض دہندہ اور قرض دہندہ کی رضامندی کے بغیر کسی بھی تصفیے کو قیود 15 کے تحت یا قیود 16 کے لحاظ سے تصدیق شدہ کیا گیا تھا، جیسا کہ معاملہ ہو، قیود 25 کے تحت کالعدم قرار دے دیا گیا تھا، کسی سول یا ریونیو عدالت میں زیر التوا کسی بھی قرض کے سلسلے میں نظر ثانی کے علاوہ تمام مقدمے ، اپیل، درخواستیں اور کارروائی، اگر ان میں یہ سوالات شامل ہوں کہ آیا وہ شخص جس سے یہ قرض واجب الادا ہے وہ مقروض ہے اور آیا درخواست کی تاریخ پر اس سے واجب الادا قرضوں کی کل رقم 5000 روپے سے کم ہے، تو اسے بورڈ میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح، کوئی مقدمہ یا اپیل، درخواست یا کارروائی ذیلی دفعہ (2) کے تحت بورڈ کو منتقل کی جاتی ہے۔ بورڈ اس طرح آگے بڑھے گا جیسے دفعہ 11 کے تحت اس کے پاس درخواست کی گئی ہو۔ دفعہ 13 بورڈ کو کوآپریٹو سوسائٹی، شیڈولڈ بینکوں وغیرہ کو نوٹس جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے جس میں انہیں مخصوص وقت کے اندر دعووں کا بیان داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قرض دہندہ کی طرف سے حکومت یا شیڈولڈ بینکوں وغیرہ کو واجب الادا قرض کی رقم بھی۔ دفعہ 35 بورڈ کو قرضوں کو کم کرنے کا اختیار دیتی ہے، جن کی تفصیلات کیس کے مقصد کے لیے مادی نہیں تھیں۔ دفعہ 35 کے تحت فراہم کردہ طریقے سے قرضوں کی رقم کا تعین کرنے کے بعد بھی، بورڈ بچائے گا، جیسا کہ دفعہ 36 میں فراہم کیا گیا ہے، دفعہ 42 کے تحت اس کی ذیلی دفعہ (2) میں عائد شرائط کے ساتھ ایک ایوارڈ کرے گا، ایوارڈ کو تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے اور اس پر عمل درآمد بھی اس میں طے شدہ طریقے سے کیا جائے گا۔ دفعہ 47 اپیل کا حق دیتی ہے۔

اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جاگیر دار کے واجب الادا قرض کا فیصلہ کرنا اور ایکٹ کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اسے کم کرنا ضروری ہے۔ قانون کی اسکیم ایک جاگیر دار کی طرف سے قرض دہندگان کو واجب الادا قرض کی ذمہ داری کے تعین کے لیے ایک مکمل ضابطہ ہے۔ شیڈولڈ بینک وغیرہ کی ذمہ داری کو بچانے کے باوجود، دفعہ 3 اور دفعہ 30 بورڈ کو شیڈولڈ بینک کے واجب الادا قرض کو کم کرنے کے اختیارات دیتا ہے۔ چونکہ دعوی نوٹیفائیڈ تاریخ سے مقررہ وقت کے اندر نہیں کیا گیا تھا، لہٰذا عدالت عالیہ کے فل بینچ نے فیصلہ دیا کہ بورڈ کو دعووں کے تعین کے لیے کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس نظریے کو اس عدالت نے مکند داس راجہ بھگوان داس اینڈ سنز

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

وغیرہ کے مشترکہ خاندان بنام اسٹیٹ بینک آف حیدرآباد، [1971] 2 ایس سی آر 136 میں برقرار رکھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، سوال یہ ہے کہ کیا حد بندی قانون کی دفعہ 14 اس معاملے کے حقائق کی طرف راغب ہوتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ دفعہ 14 کا فائدہ صرف اس مدعی کو دیا جائے گا جس نے غلط فورم میں مقدمہ دائر کیا ہو اور اس عدالت میں نیک نیتی سے کارروائی کی ہو جس میں بالآخر دائرہ اختیار کی خرابی یا اسی نوعیت کی دوسری وجہ پائی گئی ہو۔ وہ مدت جس کے دوران اس طرح کی کارروائیوں پر مقدمہ چلایا گیا، شمار کی حد میں خارج کر دیا جائے گا۔ ایکٹ کی اسکیم اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ جاگیر دار سے متعلق قرض سے متعلق تمام دعووں پر حکام بشمول ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ بورڈ کے ذریعے غور کیا جائے اور ان پر فیصلہ کیا جائے۔ جب جاگیر دار قرض کو کم کرنے کے لیے درخواست دائر کرتا ہے اور قرض دہندگان اپنے دعوے دائر کرتے ہیں، تو مؤخر الذکر کا موقف، یعنی قرض دہندگان، مدعی کا ہوتا ہے، کیونکہ ان کے دعوے پر غور کیا جائے گا اور رقم کی ادائیگی کے لیے مناسب احکامات، اگرچہ ضروری نہیں کہ پوری رقم، جاگیر دار کی طرف سے ادا کی جائے۔ لیکن اس سے ان کی حیثیت میں تبدیلی نہیں آتی ہے اور حد بندی قانون کی دفعہ 14 کے مقصد کے لیے، وہ، اس بات کے باوجود کہ جاگیر دار کی طرف سے کی گئی درخواست پر قانون کے تحت کارروائی شروع کی گئی تھی، ایک دیوانی مقدمے میں مدعی کا ہوگا۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ جب جاگیر دار نے خود دفعہ 11 کے تحت ایک درخواست کے ساتھ ساتھ ایکٹ کی دفعہ 22 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 30 کے تحت ایک درخواست دی، جب تک کہ کارروائی کا تعین نہ ہو جائے، تب تک قرض دہندہ کو ایکٹ کی دفعہ 25 کے عمل کے ذریعے مقدمہ دائر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ضروری مضمر یہ ہے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت دیوانی عدالت کا دائرہ اختیار خارج ہے۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ 1962 میں مقدمہ دائر کر سکتا تھا حالانکہ جواب دہندگان نے اسے جزوی طور پر ادا کیا تھا۔ چونکہ 25 اکتوبر 1967 کو بورڈ نے درخواست کو برقرار رکھنے کے قابل نہیں ٹھہرایا تھا، اس لیے جب 10 فروری 1970 کو مقدمہ دائر کیا گیا تو یہ واضح طور پر حد کے اندر تھا۔ لہٰذا، عدالت عالیہ اپنے اس نتیجے میں درست نہیں تھی کہ بورڈ کی طرف سے یہ نتیجہ درج کیا جانا چاہیے کہ مدعا علیہ دفعہ 57 کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے مقروض نہیں ہے۔ یہ نظریہ جواب دہندگان کی مدد نہیں کرتا ہے۔ ایکٹ کی اسکیم کی روشنی میں، ایکٹ کے تحت کارروائی میں لیا گیا نظریہ حد بندی ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت خارج ہو جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ مقدمہ حد کے اندر ہے اور دیوانی عدالت اور عدالت عالیہ نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کرنے میں قانون کی سنگین غلطی کی تھی۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔طویل التواء کے حالات میں، ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے ترجیحی طور پر چھ ماہ کے اندر قانون کے مطابق مقدمے کی سماعت کو جلد از جلد آگے بڑھائے۔کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document